© rasailojaraid.com

خطوط بنام محمد علی اثر

۱۔ محمد اکبرالدین صدیقی

محمد اکبرالدین صدیقی، ڈاکٹر محی الدین قادری زور کے نام ور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ۱۵؍نومبر ۱۹۱۳ء کو بھینسہ ضلع عادل آباد (آندھرا پردیش) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد اکرام الدین ابتداً ناظر عدالت تھے اور بعد کو سررشتۂ عدالت کے عہدے پر فائز رہے۔ اکبرالدین صدیقی کی ابتدائی تعلیم بھینسہ میں ہوئی۔ میٹرک کا امتحان حیدرآباد سے کامیاب کیا۔ جامعہ عثمانیہ سے ۱۹۳۶ء میں بی۔ اے اور ۱۹۴۲ء میں ایم۔ اے (اردو) کیا۔ ایم۔ اے کی تعلیم کے دوران ڈاکٹر زور (جو اُن کے رشتے دار تھے) کی رہ نمائی میں ''پریم چند کی افسانہ نگاری'' کے موضوع پر مقالہ لکھا۔ ۱۹۵۷ء میں جامعہ عثمانیہ کے شعبۂ اُردو میں لکچرر کی حیثیت سے وابستہ ہوئے اور وہیں سے ۱۹۷۴ء میں ریڈر کی حیثیت سے وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔

صدیقی صاحب راقم الحروف کے استاد محترم تھے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد جامعہ عثمانیہ کے ایم۔ اے کے طلبہ کو انھوں نے چند مہینوں تک درس دیا تھا۔ اسی زمانے (۷۴۔۱۹۷۲ء) میں راقم کو موصوف سے شرف تلمذ حاصل ہوا اور پھر انھوں نے ۱۹۸۲ء میں احقر کے اشتراک سے ادارۂ ادبیات اردو کے مخطوطات کی چھٹی جلد مرتب کی جس کی اشاعت اسی سال اسی ادارے کی جانب سے عمل میں آئی۔

اکبرالدین صدیقی ایک کثیر التصانیف اہل قلم اور ماہر دکنیات تھے۔ ایک عرصے تک وہ ماہ نامہ ''سب رس'' کے مدیر رہے۔ ان کی ادارت میں ''یادگار زور'' اور یادگار نصیرالدین ہاشمی کے علاوہ ''یادگار غالب'' کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔ دکنی ادب پر ان کی ایک درجن سے زیادہ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ چند اہم کتابوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) کلمتہ الحقائق (۲) ارشاد نامہ (۳) صحیفۂ اہل ہدیٰ (۴) محمود خود دہاں اور ان کا کلام (۵) بجھتے چراغ (دکنی ادب پر مضامین) (۶) تذکرہ اردو مخطوطات جلد ششم (بہ اشتراک محمد علی اثر)

محمد اکبرالدین صدیقی صاحب کی دیرینہ ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر ''ادارۂ ادبیات اردو'' کی جانب سے ۵؍دسمبر ۱۹۹۲ء کو ان کی زندگی ہی میں ''جلسہ اعتراف خدمات اکبرالدین صدیقی'' منایا گیا۔ جس میں راقم نے بھی مقالہ پیش کیا تھا۔ موصوف لاولد تھے انھوں نے اپنا قیمتی کتب خانہ جس میں قلمی نسخے بھی شامل تھے۔ اپنی زندگی ہی میں ایچ۔ ای۔ ایچ نظامس اردو لائبریری میں محفوظ کروا دیا تھا۔ صدیقی صاحب نے ۸۲ سال کی عمر میں ۲۱؍جنوری ۱۹۹۵ء کو انتقال کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱)

Char Qandil Aghapura
Hyderabad.

9-4-1999

محبی ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب

سلام مسنون۔ اشفاق عالم قادری صاحب ۱ نے منصف ۲ پہنچا دیا۔ میں نے آپ کا مضمون پڑھا، بہت خوب لکھا ہے۔ میں ولی کے نام کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اس لئے کہ دیوان کے دیباچے میں قیاساً کئی نام ہو سکتے ہیں انھیں میں (سے) کوئی نام ہوگا۔ نام کے بارے میں جو تشنگی تھی وہ حسبِ حال بحال ہے۔ ''تذکرہ وجیہہ الدین'' ۳ آپ کو بھی ملا ہوگا۔ اس میں ولی کا نام ولی اللہ بتلایا ہے لیکن کوئی شہادت نہیں۔ میرا کتب خانہ نظام ٹرسٹ کو چلا گیا۔ اس میں جمیل جالبی صاحب کی ''تاریخ ادب اردو'' بھی ہے۔ جالبی صاحب نے سنہ وفات ولی کو غلط قرار دیا۔ میرا بھی خیال ہے کہ یہ غلط ہے بنیاد ''مراۃ الحشر'' ۴ ہے۔ موصوف نے نام بتلایا نہیں، مجھے یاد نہیں، اس کے مطالعے کے بعد آپ کس نتیجے پر پہنچے۔

محمد اکبر الدین صدیقی

(۲)

Char Qandil Aghapura
Hyderabad.

12-4-91

مکرمی جناب ڈاکٹر اثر صاحب

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ شکر گذار ہوں۔ خرابیِ صحت نے مجھے نکلنے کا موقع نہ دیا ورنہ محترم دیسائی صاحب ۱ سے نیاز حاصل ہو جاتا، مجھے اور کسی کے یہاں سے جانے کا علم نہیں۔ میں نے احمد آباد سے خط آنے پر محی الدین صاحب ۲ کو علوی ۳ اور دیسائی صاحب کو علاحدہ خطوط لکھ دیئے۔ فراقی پر آپ کا مضمون پڑھا۔ ولی ۴ پر لکھے ہوئے مضمون کے پڑھنے کی تمنا ہے۔ کیا صورت ہوگی۔

وارث علوی صاحب نے ''تذکرہ وجیہہ الدین علوی'' میرے لئے بھیجا۔ ایک صاحب لے آئے۔ میں نے شکریہ کا خط لکھ دیا ہے۔ صحت کی خرابی سے باہر نہیں نکل رہا ہوں۔

محمد اکبر الدین صدیقی

(۳)

Char Qandil Aghapura
Hyderabad.

۲۵/۸/۱۹۹۱ء

محبت مکرم

سلام مسنون۔ ڈاکٹر عقیل صاحب ۱ کا خط ملا۔ اس بہانے آپ کی قلمی تحریر بھی نظر افروز ہوئی۔ میری صحت نے مجھے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی ہے۔ اس لئے گوشہ نشیں ہو گیا ہوں۔

ارسال خط کا شکریہ

محمد اکبر الدین صدیقی

© rasailojaraid.com